اتباع رسول ہی قرار دیا ہے۔ کیا مرزا غلام احمد قادیانی اپنے تمام دعاوی کے باوجود متبع دین احمدی ہی تھے۔ اگر وہ اجرائے نبوت کے قائل تھے تو دریابادی صاحب کے مقرر کئے ہوئے معیار کے مطابق مرزا قادیانی، اجماع امت کے مطابق زندیق اور اسلامی حکومت میں واجب القتل ٹھہرتے ہیں۔

مولانا مدرار اللہ صاحب لکھتے ہیں ——— "بہرحال مرزا قادیانی اجرائے نبوت کا قائل ہے" ——— الحق ص ۳۱۔

جب مرزا قادیانی اجرائے نبوت کا قائل ہے تو اس کے بارے میں یہ تاثر دینا کہ وہ متبع دین احمدی ہے، نرم گوشہ نہیں تو اور کیا ہے — بلکہ یہ اپنے ہی قائم کردہ معیار کو نظر انداز کر کے مرزا کی صفائی پیش کرنے کی خطرناک کوشش ہے۔ تفسیر ماجدی کے پڑھنے والے افراد، اس اقتباس سے یہی تاثر لیں گے کہ مرزا قادیانی متبع دین احمدی تھے لاحول ولا قوۃ۔

آپ کے علم میں ہوگا۔ آپ سے زیادہ اور کسے علم ہوگا کہ جن دنوں پاکستان قومی اسمبلی میں قادیانیوں کے خلاف ملک بھر میں چلنے والی عوامی، انٹی قادیانی تحریک کے نتیجے میں زوردار بحثیں ہو رہی تھیں اور کفر و اسلام کی یہ آویزش قادیانیوں (اور لاہوریوں) کو غیر مسلم قرار دئیے جانے پر منتج ہوئی تھی۔ انہی دریابادی صاحب نے بھارت میں اپنے پرچے میں اس کے خلاف لکھا۔ اس فیصلے کے چند ماہ بعد الحق ہی میں دریابادی صاحب کا ایک خط شائع ہوا تھا، جو قادیانیوں کے بارے میں نرم گوشہ رکھنے (اور اجماع امت کے خلاف رائے رکھنے) کا دستاویزی ثبوت ہے۔ آپ اس پوری تحریک سے واقف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ سعادت بخشی کہ باقی علماء کے ساتھ ساتھ مولانا یوسف بنوری کے معاون خصوصی کی حیثیت سے آپ نے بھی اس معرکے میں بھرپور حصہ لیا۔ اگرچہ علماء بہت پہلے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے چکے تھے لیکن اس تحریک میں تو ہر مسلک کے علماء نے آپ حضرات کا ساتھ دیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کی مساعی کو بار آور کر دیا۔ یوں قادیانیوں کے خلاف پوری صدی کی جدوجہد اپنے منطقی انجام کو پہنچی۔ ظفر حجازی، فیصل آباد

مولانا مدرار اللہ صاحب کا مضمون مولانا عبدالماجد دریابادی پڑھا۔ یہ چند سطور ان کی غلط فہمی اور تسلی کے لئے لکھ رہا ہوں۔ حقیقتاً مولانا دریابادی سے اس معاملہ میں لغزش ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں، ذیل میں رسالہ "النور" ماہ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ تھانہ بھون کا مضمون نقل کر رہا ہوں۔

السوال - از مولوی عبدالماجد صاحب دریابادی